بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا۔ أَمَّا بَعْدُ:

104: باب 63- تکبر اور غرور کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کی قسم کھانے کا حکم۔

[(مسلم:2621)]

لکتاب التوحيد الذي هو حق الله على العبيد لشیخ الامام العلامہ محمد بن عبد الوہاب التمیمی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عظیم کتاب کی شرح کا درس جاری ہے، آج کے درس میں نئے باب سے درس کا آغاز کرتے ہیں شیخ صاحب فرماتے ہیں "باب ما جاء في الإقسام على الله" (اللہ تعالیٰ کی قسم کھانے کا حکم (ازراہ تکبر اور غرور))۔

کیونکہ قسم کے جو احکام اور مسائل ہیں ہم نے پچھلے دروس میں بیان کیے ہیں اور شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف باب باندھے ہیں قسم کے مسائل کو بیان کرنے میں آج کی نشست میں قسم کا ایک خاص طریقہ ہے اور وہ ہے تکبر اور غرور کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا اس کا حکم کیا ہے۔

دیکھیں قسم ایسے الفاظ ہوتے ہیں قسم کے صیغے میں جن سے جو شخص بات کر رہا ہے اپنی بات کو ثابت کرنے کی تاکید کرتا ہے کہ میں سچ کہہ رہا ہوں اور جب اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے اس خاص طریقے سے قسم کے صیغے سے تو گویا وہ یہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ میری بات پر اللہ تعالیٰ گواہ ہے اور اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے جو میں کہہ رہا ہوں۔

اس سے بڑھ کر گواہی کس کی ہوگی اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کی گواہی ہے کائنات میں! لیکن بعض اوقات بعض لوگ قسمیں کھاتے ہیں اس انداز سے کہ اللہ کی قسم جو میں کہہ رہا ہوں یہی ہو کر رہے گا!

دیکھیں "ہو کر رہے گا" یہ جو ہو کر رہے گا اس میں تھوڑی سی مشکل ہے اور اسی کے متعلق آج ہمارا درس ہے کہ اللہ کی قسم ابھی بارش آئے، اللہ کی قسم فلاں شخص جو ہے ابھی مرے گا وہ، اللہ کی قسم فلاں شخص جو ہے وہ ذلیل ہو کر رہے گا، اللہ کی قسم یہ شخص کبھی کامیاب ہو نہیں سکتا، اللہ کی قسم فلاں شخص کو اللہ تعالیٰ شفاء دے گا، یا اللہ تعالیٰ تجھے قسم ہے فلاں شخص کو شفاء دے دے، اللہ تعالیٰ تجھے قسم ہے کہ بارش عطا فرما۔

ایسے الفاظ ان کے متعلق کیا حکم ہے ان الفاظوں گا؟ یہ الفاظ کیا ہیں؟ یہ الفاظ کیوں کہے جاتے ہیں؟

یہ کہنے والا شخص کون ہوتا ہے ہر مسلمان ہوتا ہے؟

نہیں! پہلی بات یاد رکھیں کہ ایسے الفاظ کہنے والا وہ شخص ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہوتا ہے جو جانتا ہے کہ میں خیر عمل کرنے والا ہوں اور میرا ربّ میرے نزدیک ہے میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہوں خیر عمل صالح کرنے والے انسان اچھے عمل کرنے والا انسان ورنہ عوام الناس بے چارے کہاں ایسی باتیں کر سکتے ہیں بڑی باتیں ہیں نا یہ تو بڑے لوگ ہی کر سکتے ہیں تو بڑے لوگ وہ ہوتے ہیں اس اعتبار سے جو اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتے ہیں اور ان لوگوں کی دو قسمیں ہیں یاد رکھیں دو قسمیں ہیں:

1۔ایک وہ لوگ جو تکبر کی بنیاد پر ایسی بات کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم تم کبھی کامیاب ہوگے نہیں اور یہ شرعاً حرام ہے جائز نہیں ہے کیونکہ تکبر کی بنیاد پر کوئی شخص بھی اللہ تعالیٰ کو یوں نہیں کہہ سکتا کہ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ ایسا کرے گا یا نہیں کرے گا یہ تکبر ہے اور غرور ہے اور اللہ تعالیٰ متکبر کو اور مغرور انسان کو پسند نہیں کرتا اور یہ الفاظ حرام ہیں جائز نہیں ہیں۔

2۔دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے حسن ظن (اچھا گمان) رکھ کر یہ قسم کھاتے ہیں کہ اگر وہ اللہ کی قسم کھا لیں اور کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ ضرور ایسا ہونا چاہیے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اُن کی پسند کو قبول فرماتا ہے ان کی دعا کو قبول فرماتا ہے ان کی حاجت کو قبول بھی کرتا ہے، اور یہ جائز ہے دوسرا طریقہ جو ہے کیونکہ اس میں تکبر اور غرور نہیں ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے یہی گمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد ضرور فرمائے گا خاص طور پر جب کوئی مصیبت کا وقت آتا ہے کوئی مشکل وقت آتا ہے وہ امتحان کی حالت میں ہوتے ہیں آزمائش کی حالت میں ہوتے ہیں جب وہ اللہ تعالیٰ پر قسم ڈال دیتا ہے وہ قسم کھاتے ہیں تب اللہ تعالیٰ ان کی قسم بھی قبول فرماتا ہے۔

ان دونوں صورتوں کی دلیل موجود ہے اور یہ جو باب باندھا ہے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی صورت کے متعلق دوسری صورت کا ذکر نہیں کیا۔ تو آیئے دیکھتے ہیں پہلی صورت جو محرم ہے اس کی دلیل کیا ہے، شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"عن جندب بن عبد الله رضي الله عنه قال" (سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں) "قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم"(اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں)"قَالَ رَجُلٌ"(ایک شخص نے کہا) "وَاللَّهِ لا يَغْفِرُ اللَّهُ لِفُلانٍ"(اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں شخص کی مغفرت نہیں کرے گا(غور کریں اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں شخص کی مغفرت کبھی نہیں کرے گا))"فَقَالَ الله عزّوَجل"(اللہ تعالیٰ نے عزوجل نے فرمایا)۔فا،قال،فاتاکید کے لیے ہے تھوڑے سے وقت میں۔وقال(فوراً)ثم قال(بعد میں)"فَقَالَ"بس یہ کہنا تھا بعد میں اللہ تعالیٰ نے فوراً فرمایا اللہ تعالیٰ کو یہ بات عرش پر مستوی ہیں ساتویں آسمان سے اوپر اللہ تعالیٰ نے اس بات کو سنا اور یہ بات اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں آئی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے(یہ حدیث قدسی ہے)"مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلَّى عَلَيَّ أَنْ لا أَغْفِرَ لِفُلانٍ؟" (یہ کون ہے جو غرور اور تکبر کی بنیاد پر میری قسم کھا رہا ہے کہ میں فلاں شخص کی مغفرت نہیں کروں گا؟)"إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ"(بے شک میں نے اس شخص کی مغفرت تو کر دی)"وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ" (اور میں نے تمہارے سارے عمل اکارت کر دیئے ضائع کر دیئے)۔رواہ المسلم(مسلم نے اسے روایت کیا ہے)۔

"وفي حديث أبي هريرة رضي الله عنه"(سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں)"أن القائل رجل عابد"(کہ یہ بات کہنے والا عابد انسان تھا(یعنی عالم نہیں تھا))۔عابد اور عالم میں فرق دیکھیں ذرا"قال أبو هريرة"(سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں)"تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَوْبَقَتْ دُنْيَاهُ وَآخِرَتَهُ"(ایسے الفاظ کہے ایسا لفظ منہ سے نکالا(کلمہ،ایک لفظ) جس سے اس کی دنیا اور آخرت دونوں برباد ہو گئی)۔

ارے ایک لفظ سے دنیا اور آخرت چلی جائے!جی ہاں میرے بھائی یہ زبان جتنی بڑی نعمت ہے اگر اس پر قابو نہیں پایا گیا تو یہ سب سے بڑی نقمت بھی ہے۔

یہ حدیث ایک قصہ ہے اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پچھلی قوموں کے قصے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سناتے تھے اور آج اُمت میں بھی یہ قصے موجود ہے ہم سنتے ہیں پڑھتے ہیں عبرت کے لیے۔ سمجھدار، عقلمند، خوبصورت قلب سلیم والا انسان وہ دوسروں کی غلطی سے عبرت حاصل کرتا ہے اور وہ غلطی کرتا ہی نہیں ہے جو غلطی دوسرے نے کی ہے کیونکہ جب وہ سزا دیکھتا ہے اس غلطی کی تو وہ اس غلطی سے دور ہو جاتا ہے یہ عقل مندی کی نشانی ہے اور یہ نشانی کہ اس شخص کا دل اچھا ہے قلب سلیم کا مالک ہے۔

اور جو لوگ اپنی غلطی سے بھی عبرت حاصل نہیں کرتے یہ بد ترین لوگ ہیں کہ غلطی پر غلطی کرنا، غلطی پر غلطی کرنا اور پرواہ ہی نہیں جیسے کوئی دیکھ نہ رہا ہو جیسا کہ کبھی اسے مرنا ہی نہ ہو، جیسا کہ کبھی اسے حساب دینا ہی نہ ہو عجب بات

ہے! یہ دنیا کا بدترین انسان ہے مسکین ہے بے چارہ ہے! ارے کب تک زندہ رہے گا جب موت آئے گی تب کیا کرے گا؟! تب یہ نہ کہنا﴿رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۝ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا﴾(المؤمنون:99-100)اب یہ تمنا یہ خواہش کوئی کام نہ آئے گی کہ اللہ تعالیٰ ایک موقع دے دے بس میں دنیا میں جاتا ہوں﴿لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا﴾اور میں دنیا میں جا کر صرف صالح عمل ہی کروں گا اس کے سوا میں کچھ کروں گا ہی نہیں، لیکن کبھی ہو نہیں سکتا یہ اب"کاش!" کام نہیں آئے گی۔

اُن قصوں میں سے ایک یہ پیارا قصہ ہے آج کے درس میں کہ بنی اسرائیل میں سے دو لوگ تھے ایک متقی وپرہیزگار تھا۔ متقی وپرہیزگار جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ عبادت گزار تھا جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عابد تھا عبادت کرنے والا تھا اور دوسرا جو تھا فاسق تھا فاجر تھا بدکار انسان تھا لیکن مشرک نہ تھا کافر نہ تھا، اپنی ہوا نفس کے تابع ہو کر گناہ کرتا تھا نافرمانی کرتا تھا، جھوٹ بولتا تھا دھوکا دیتا تھا ظلم کرتا تھا، زنا کاری کرتا تھا الغرض کوئی بھی کبیرہ گناہ کرتا تھا فاسق اور فاجر تھا۔ یہ جو متقی وپرہیزگار عابد صاحب ہیں یہ اُن کو بار بار نصیحت کرتے تھے بھئی اللہ سے ڈرو یوں نہ کرو۔

بڑی اچھی بات ہے اُمر بالمعروف و نہی عن المنکر انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا کام ہے کوئی عام بات نہیں ہے بڑا پیارا عمل ہے اور جو لوگ یہ کام کرتے ہیں دعوت و تبلیغ کا یہ عظیم لوگ ہوتے ہیں بشرطیکہ نبوی طریقے سے دعوت و تبلیغ ہو اپنی من مانی سے اپنی مرضی سے نہ ہو کیونکہ دعوت و تبلیغ عبادت ہے اور عبادت کی شرطیں ہیں ارکان ہیں واجبات ہیں ضوابط شرعیہ ہیں حدود شرعیہ ہیں اُن سے آگے جا کر دعوت و تبلیغ دینا یہ عمل کو ضائع کر دینے والا طریقہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ﴾(محمد:33)(اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو، پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کرو اپنے عمل ضائع نہ کرو)۔

تو ہر وہ دعوت و تبلیغ ضائع ہے جو قال اللہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بنیاد پر نہ ہو جو سلف صالحین صحابہ کرام تابعین اور تباع تابعین کے طریقے سے نہ ہو۔

بہر حال، تو یہ دعوت دینے والے صاحب جو ہیں بار بار دعوت دیا کرتے تھے نصیحت کیا کرتے تھے اور وہ شخص سنتا نہیں تھا (جیسا کہ آج ہم دیکھتے ہیں عام حالات کہ آپ نصیحت کرتے رہتے ہیں اور بہت کم لوگ سنتے ہیں سمجھتے ہیں اور اکثر

لوگ سنتے نہیں ہیں)۔ایک مرتبہ اسے نصیحت کی اور اس شخص نے مانی نہیں جیسا کہ اس کی عادت تھی، وہ اپنی عادت پر رہا جو بُرا انسان ہے جو فاسق ہے اور یہ جو اچھا اور متقی عابد ہے یہ اپنی عادت سے ہٹ گیا اور اِس نے کہا کہ اگر تم سدھر و گے نہیں تو اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کبھی نہیں کرے گا (اگر تم یوں رہنا چاہتے ہو نابدکار رہنا چاہتے بدکاری سے توبہ نہیں کرنا چاہتے ہو ایسے رہو گے تمہاری مرضی ہے لیکن یاد رکھو اب اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کبھی نہیں کرے گا)۔ذرا غور کریں''اب اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کبھی نہیں کرے گا''۔

اس شخص کو کیا گمان تھا؟ میں اتنا متقی وپرہیز گار ہوں میں اپنے ربّ کو جانتا ہوں یہ فاسق اور فاجر ہے اسے کیا پتہ ربّ ہوتا کیا ہے!

اسے کیا کہتے ہیں؟ تکبر کہتے ہیں اسے، مغرور ہے۔دوچار رکعت پڑھ لی اور نوافل میں تھوڑی سی محنت، جدوجہد کی اور یہ سمجھ بیٹھا کہ میرے جیسا دنیا میں ہے ہی نہیں کوئی بس میں نے اپنے ربّ کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے میں جو کہوں گا وہی ہو گا بس۔

ہر گز نہیں میرے بھائیو!﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ﴾(الانعام:91)اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں جانتے جو لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں! میرے بھائی عبادت کی ہمیں ضرورت ہے ہم حقیر ہیں فقیر ہیں مسکین ہیں اللہ تعالیٰ کو ہمارے سجدوں کی ضرورت نہیں ہے ہماری عبادات کی ضرورت نہیں ہے، ہم نہیں کریں گے تو اور ہیں بہت کرنے والے۔

یہ آسمان دیکھا؟ جہاں تک نظر جاتی ہے آسمان ہی آسمان نظر آتا ہے اس آسمان پر اتنے فرشتے ہیں کہ آپ گن نہیں سکتے اور ایک بالشت یا چار انگلیوں کی جگہ خالی نہیں ہے جہاں پر کوئی فرشتہ نہ ہو جو اللہ کی عبادت نہ کرتا ہو۔

جانتے ہیں آسمان دیکھا ہے؟ اس زمین کو گھیرا ہوا ہے ہمیں ہر طرف آسمان ہی نظر آتا ہے، یہ چار انگلیاں اتنی کوئی جگہ خالی نہیں ہے اس آسمان پر جہاں پر کوئی فرشتہ اللہ کی عبادت نہ کرتا ہو۔اللہ تعالیٰ کو ہماری عبادت کی ضرورت ہے کیا ؟! نہیں واللہ اور یاد رکھیں یہ عبادت اللہ تعالیٰ مشروع نہ کرتا اور ہمیں اجازت نہ دیتا کہ میری عبادت کرو تو ہماری حالت کیا ہوتی ہم اپنے ربّ کے سامنے کیسے کھڑے ہوتے کیسے مانگتے کیسے قریب ہوتے؟! یہ تو اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عبادات کو مشروع کیا اور آج ہم نماز بھی پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ سے گفتگو بھی کرتے ہیں، روزہ بھی رکھتے ہیں، حج بھی کرتے ہیں، والدین کی فرمانبرداری بھی کرتے ہیں، اِن سب کو عبادات بنادیا ہے۔

یہ بات کہنی تھی اس متقی اور عابد شخص نے اس سے پہلے سارا عمل اللہ تعالیٰ پسند کرتا رہا لیکن جب یہ بات کہی پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کون ہے یہ شخص جو تکبر اور غرور کی بنیاد پر میری قسم کھا کر کہہ رہا ہے کہ میں فلاں شخص کو کبھی معاف نہیں کروں گا اس کی مغفرت نہیں کروں گا میں؟

سوال کیوں ہے کیا اللہ تعالیٰ نہیں جانتا وہ کون ہے؟ آپ جانتے ہیں جب کوئی شخص بڑا آکر کہتا ہے اور جانتا بھی ہے کہ جرم اِس نے کیا ہے لیکن وہ کہتا ہے کس نے جرم کیا ہے تو دل دھڑکتا ہے کہ نہیں جرم کرنے والے کا؟ اگر وہ کہتا ہے کہ اِدھر آؤ تم نے جرم کیا ہے یہ زیادہ سخت ہے یا کس نے جرم کیا ہے؟ یہ جو سوال ہے نا یہ مار دیتا ہے اور جب ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ نے ایسے الفاظوں میں فرمایا کہ کون ہے وہ؟ انکار ہے یعنی کوئی بھی نہیں ہو سکتا نہ یہ متقی وپرہیزگار ہو سکتا ہے اور نہ اس سے بڑھ کر کوئی نبی یا فرشتہ ہو سکتا ہے یاد رکھیں۔

کون ہے یعنی کوئی بھی نہیں ہے مرضی صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی بھی مرضی نہیں ہے۔ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چاچا ابو طالب کے لیے، یہ پیارے آنسو بہاتے تھے کہ اے اللہ تعالیٰ ہدایت دے دے میرے چاچا کو ہدایت دے دے اور بڑی کوشش کرتے تھے کہ ان کا پیارا چاچا جو ہے راہ راست پر آجائے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿اِنَّكَ لَا تَهۡدِىۡ مَنۡ اَحۡبَبۡتَ﴾(القصص:56)(اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسے تو پسند کرتا ہے اسے تو ہدایت دے ہی نہیں سکتا)۔ کیا آپ کی مرضی ہے ہدایت دینا یا نہ دینا؟! جب میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرضی نہیں ہے میرے بھائی تو پھر کسی اور مخلوق کی کیا مرضی ہو سکتی ہے!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفۡسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمۡ﴾(الکهف:6)(اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے آپ کو کیا ہلاک کر دو گے ان کے پیچھے جو نہیں مانتا چھوڑ دو نا)۔

﴿فَذَكِّرۡ ؕ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُذَكِّرٌ ؕ‏ ۝۲۱ لَسۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِمُصَيۡطِرٍ﴾(الغاشیۃ:21-22)(اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نصیحت کرنے والے ہیں ان کو نصیحت کرو زبردستی کرنے والے نہیں ہیں)۔

اور یہ صاحب دیکھیں زبردستی کر رہے ہیں کہ مان جاؤ، بھئی مان جاؤ، بھئی مان جاؤ، نہیں مانتے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کبھی نہیں کرے گا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ" (میں نے اس فاسق اور بدکار کو معاف کر دیا)۔

ارے اتنے بڑے گناہ تھے اس کے، وہ فاجر ہے ظالم ہے فاسق زانی ہے سود خور ہے؟!"إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ" کوئی کچھ کر سکتا ہے کوئی روک سکتا ہے ہے تو سامنے آئے!"إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ"(اور تیرے عمل کو میں نے ضائع کر دیا)۔

ارے روزے تھے، نماز تھی، حج تھے، زکوۃ تھی، صلاۃ اللیل تھی، دن کا روزہ تھا کہاں گئے؟!!"وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ" تیرے عمل ایک ہی وقت میں ایک ہی جھٹکے میں سارے کے سارے ضائع ہو گئے کوئی کام نہ آیا! انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس سے بڑھ کر کوئی مصیبت ہو سکتی ہے کسی کی زندگی میں دنیا میں ناکامی اور آخرت میں ناکامی؟!

آپ جانتے ہیں وہ جو بدکار انسان تھا نا اس کے کام کیا چیز آئی اور یہ جو اچھا انسان تھا اس کی کیا چیز کام نہیں آئی؟

وہ جو بدکار تھا ایک چیز اس کے کام ضرور آئی جانتے ہیں توحید، اگر وہ موحد نہ ہوتا مشرک ہوتا تو اللہ تعالیٰ اسے کبھی معاف نہیں کرتا اور یہ جو دوسرا ہے اس کے تکبر نے اسے مار دیا اور تکبر ہلاک کر دیتا ہے یاد رکھیں۔

اس حدیث میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔ اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا تکبر اور غرور کی بنیاد پر حرام ہے۔

2۔ غرور اور تکبر کی بنیاد پر قسم کھانے والا شخص بڑے خطرے میں ہے۔

3۔ اللہ تعالیٰ کے لیے صفۃ القول کہ اللہ تعالیٰ کلام فرماتے ہیں کما يليق بجلاله سبحانه وتعالىٰ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی شایان شان ہے صفۃ القول، صفۃ الکلام کا ثبوت۔

4۔ اللہ تعالیٰ کی صفت کلام کا انکار کرنے والوں کا رد۔

5۔ اللہ تعالیٰ کے حق میں ادب واجب ہے کہ ادب کے دائرے کے اندر رہ کر بات کی جائے۔

6۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی وسعت کتنا وسیع ہے کہ ایک ہی لمحے میں مغفرت کر دی۔

7۔ عملوں کا دار و مدار خاتمے پر ہوتا ہے "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ" یہ حدیث ہے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح بخاری میں ہے۔

8۔ بعض لوگوں کی مغفرت دوسرے لوگوں کی وجہ سے ہوتی ہے، یعنی اس شخص نے خود توبہ نہیں کی لیکن کسی اور کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا۔

9۔ ایک کلمے (ایک لفظ) کی وجہ سے عمل اکارت ہو سکتے ہیں۔

10۔ زبان جتنی بڑی نعمت ہے اُتنی بڑی نقمت ہے اس لیے استعمال کرنے سے پہلے یہ سوچ لیں کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

دیکھیں ہر چیز پر لکھا ہوتا ہے استعمال کا طریقہ، کوئی بھی چیز آپ لیتے ہیں موبائل لے لیں کوئی بھی چیز لے لیں آپ پہلے وہ پڑھتے ہیں پھر استعمال کرتے ہیں، زبان ایسی چیز ہے جو بغیر پڑھنے کے انسٹرکشنز (instructions) کے ہم استعمال کردیتے ہیں اور انسٹرکشنز دیکھیں کیسی ہیں ذرا غور کریں کہ سارے عمل ضائع ہو سکتے ہیں ایک غلط کلمے کی وجہ سے! اور یہ انسٹرکشنز کسی انسان کی بنائی ہوئی نہیں ہیں بلکہ اَرحم الراحمین اور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے یہ انسٹرکشنز ہیں کہ زبان سے کو چلانے سے پہلے سوچ سمجھ کر زبان چلانا۔

11۔ اللہ تعالیٰ کے وسیع فضل کو تنگ کرنا حرام ہے۔

اللہ کا فضل وکرم تو وسیع ہے اور کوئی شخص آکر کہہ دے کہ تنگ ہے تمہیں اللہ معاف نہیں کرے گا اُسے معاف نہیں کرے گا، اُسے یہ کرے گا اسے وہ کرے گا، نہیں نہیں! یہ جائز نہیں ہے۔

12۔ جنت اور دوزخ انسان کے قریب ہیں۔ ایک لفظ کی وجہ سے جو جنت کے قریب تھا وہ دور ہو گیا، جو جہنم کے قریب تھا وہ جنت کے قریب ہو گیا سبحان اللہ، تو جنت اور دوزخ ہمیشہ انسان کے قریب ہوتی ہیں۔

13۔ اللہ تعالیٰ پر قسم کھانے کی قسموں کو جاننا کہ ایک ازراہ تکبر جو حرام ہے اور دوسری حسن ظن اور اچھا گمان رکھنے کی اور دوسری قسم کی جو دلیل ہے وہ یہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ" (اللہ تعالیٰ کے بعض ایسے بندے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اُن کی قسم ضرور پوری کرتا ہے)۔

اور ہیں اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے اس لیے کوئی ایسا کام نہ کرنا کہ کوئی قسم کھا کر آپ پر کوئی ایسی بات کرے جس سے دنیا اور آخرت چلی جائے، اور سارے لوگ بھی ایسے نہیں ہوتے جیسے متکبر ہیں یہ بلکہ بعض لوگ اچھا گمان بھی رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ سے اور اچھا گمان کرنے والوں سے اور اُن کی بددعا سے بچ کر رہنا۔

یاد رکھیں کہ بددعا جو ہے بددعا بھی اچھی بات نہیں ہے اِلا یہ کہ ضرورت کے وقت میں جب کوئی اور چارہ نہ ہو، تو پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی بددعا کی تھی کافروں پر لیکن ہر وقت بددعا اٹھتے بیٹھتے یہ بات درست نہیں ہے۔

14۔ علم کی فضیلت کیونکہ یہ شخص اگر عالم ہوتا تو کبھی تکبر نہ کرتا اور عابد تو عالم ہی نہیں ہے اس کو کیا پتہ کہ اللہ کی قدر کیا ہے اس لیے اُس سے یہ گناہ ہو گیا، تو علم کی فضیلت اور اہمیت۔

15۔ عابد پر عالم کی فضیلت کہ عالم کا درجہ عابد سے بڑھ کر ہے۔

16۔ استفہام انکاری کا ثبوت کہ استفہام انکاری بھی ہوتا ہے یعنی وہ سوال جو نکیر اور انکار کرنے کے لیے کیا جاتا ہے اور یہ اس لیے ہوتا ہے کہ نکیر کی شدت ہوتی ہے اور وعید ہوتی ہے اور جس نے یہ غلط عمل کیا ہے اسے اس شدت کے ساتھ آگاہ کیا جاتا ہے اور اس کی بد عملی اس کے سامنے رکھ دی جاتی ہے۔

17۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کہ انہوں نے کس طریقے سے یہ جو دو لفظ آخر میں بیان فرمائے ہیں مزید وضاحت کی ہے حدیث کی اور سلف ہمیشہ یہ راستہ اختیار کرتے ہیں کہ جو اُن کے پاس علم ہے وہ بیان ضرور کر دیتے ہیں، اب اس حدیث کے تعلق سے جو علم تھا انہوں نے بیان کر دیا، سبحان اللہ۔

18۔ اُن لوگوں کا رد جو کہتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ عالم نہیں ہیں۔

بعض ایسے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دو قسم کے ہیں، بعض عالم ہیں اور بعض عالم نہیں ہیں، وہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو ہیں وہ عالم صحابی نہیں ہیں، اگر آپ حدیث پر غور کریں تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو ہیں وہ عالم صحابی ہیں۔

19۔ نصیحت کرتے ہوئے شریعت کی حدود کے اندر رہنا چاہیے۔

20۔ دعوت و تبلیغ عبادت ہے اور عبادات کے شروط اور ضوابط کو جاننا چاہیے۔

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (104. کتاب التوحید) سے لیا گیا ہے۔
سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio